سیرت پاک
اعلیٰ حضرت بریلوی
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
سید ارتضیٰ علی کرمانی

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیتے ہیں

سیرت پاک

امام اہل سنت، عاشق خیر الانام، مجدد برحق، مفسر اعظم

فقیہ لاثانی، محدث، قادری، برکاتی

حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

المعروف

اعلیحضرت بریلوی رح

از

سید ارتضیٰ علی کرمانی

عظیم اینڈ سنز پبلیشرز
الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

2000ء

محمد عظیم بٹ نے

گنج شکر پرنٹرز سے چھپوا کر

الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

سے شائع کی

قیمت 60/-

ترکی کے مقبوضات واپس دلائے جائیں۔ ہنود کے ساتھ راہ و رسم اس حد تک پہنچ گئی کہ ہندو مقتدا اور مسلمانوں کے لیڈر مقتدی بن گئے۔ ہندوؤں کی خوشنودی کی خاطر اسلامی شعائر ترک کر دیئے گئے اور شعائر کفر اپنانے میں کوئی باک نہ رہا۔ اس نازک موقع پر صدر الافاضل نے مسلمانوں کی بروقت رہنمائی فرمائی اور واشگاف الفاظ میں فرمایا جہاں تک اہل اسلام کی امداد و اعانت کا تعلق ہے' اس کے فرض ہونے میں کچھ شک نہیں۔ حضرت صدر الافاضل رحمہ اللہ تعالٰی کے الفاظ ملاحظہ ہوں' ایک ایک لفظ سے کس قدر درد و کرب کا اظہار ہو رہا ہے' فرماتے ہیں:

> "سلطان اسلامیہ کی تباہی و بربادی اور مقامات مقدسہ' بلکہ مقبوضات اسلام کا مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل جانا' ہر مسلمان کو اپنی اور اپنے خاندان کی تباہی و بربادی سے زیادہ اور بدرجہازیادہ شاق اور گراں ہے اور اس صدمہ کا جس قدر بھی درد ہو' کم ہے۔ سلطنت اسلامیہ کی اعانت و حمایت خادم الحرمین کی مدد و نصرت مسلمانوں پر فرض ہے۔"

(حیات صدر الافاضل' ص 99)

لیکن یہ کسی طرح جائز نہیں کہ ہندوؤں کو مقتدا بنایا جائے' ان کی رضا مندی کے لئے شعائر کفر اپنا لئے جائیں اور ترکی کی حمایت کے لئے اپنے دین و ایمان کو خیرباد کہہ دیا جائے فرماتے ہیں:

> "اگر اتنا ہی ہوتا کہ مسلمان مطالبہ کرتے اور ہندو ان کے ساتھ متفق ہو کر بجا ہے' درست ہے' پکارتے' مسلمان آگے ہوتے اور ہندو ان کے ساتھ ہو کر ان کی موافقت کرتے تو بیجا نہ تھا' لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہندو امام بنے ہوئے آگے آگے ہیں۔ کہیں ہندوؤں کی خاطر سے قربانی اور گائے کا ذبیحہ ترک کرنے کی تجاویز پاس ہوتی ہیں' ان پر عمل کرنے کی

صورتیں سوچی جاتی ہیں۔ اسلامی شعائر مٹانے کی کوششیں عمل میں لائی جاتی ہیں' کہیں پیشانی پر قشقہ کھینچ کر کفر کا شعار (ٹریڈ مارک) نمایاں کیا جاتا ہے۔ کہیں بتوں پر پھول اور پوڑیاں چڑھا کر توحید کی دولت برباد کی جاتی ہے' معاذ اللہ! کروڑ سلطنتیں ہوں تو دین پر فدا کی جائیں' مذہب کسی سلطنت کی طمع میں برباد نہیں کیا جاسکتا' مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے بہت خوب فرمایا کہ لعنت ہے اس سلطنت پر جو دین بیچ کر حاصل کی جائے۔"

یہ وہ دور تھا جب کانگریس کا طوطی بول رہا تھا اور کانگرس کے بڑے بڑے لیڈر گاندھی کی چالوں کا شکار ہو چکے تھے' اس موقعہ پر حضرت صدر الافاضل رحمتہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ترکی کے مسلمانوں کی امداد و اعانت کے طریقے بتائے' بلکہ ہندو. مسلم اتحاد کے خطرناک نتائج وضاحت سے بیان کر کے دو قومی نظریہ کا بھرپور پرچار کیا۔ اس وقت اگرچہ دیگر علمائے اہل سنت کی طرح آپ پر بھی طعن و تشنیع کے تیر برسائے گئے' لیکن آج ہر صاحب انصاف تسلیم کرتا ہے کہ حضرت صدر الافاضل کی دور رس نگاہوں نے جو فیصلہ صادر کیا تھا' یقیناً" "حقیقت پر مبنی تھا۔

1924-25ء میں ہندوؤں نے شدھی تحریک چلائی' جس کا مقصد یہ تھا کہ مذہبی تبلیغ تیز کر کے مسلمانوں کو مرتد کیا جائے یا ان کا قتل عام کیا جائے۔ حضرت صدر الافاضل ایسا بیدار مغز اور حساس انسان کس طرح خاموش بیٹھ سکتا تھا۔ چنانچہ بریلی شریف میں جماعت رضائے مصطفےٰ قائم کی گئی' جس کے تحت آپ نے دیگر علمائے اہل سنت کی رفاقت میں فتنہ ارتداد کے سدباب کے لئے تمام تر کوششیں صرف کر دیں۔ آگرہ' متھرا' بھرتپور' گوڑ گانواں' گوبند گڑھ' حوالی' اجمیر' جے پور اور کشن گڑھ تک طوفانی دورے کئے اور آگرہ میں ہیڈ کوارٹر قائم کر کے ایک مدت تک وہاں قیام کیا اور مسلسل تبلیغی وفود بھیجے۔ بالآخر اللہ